سید اکرام الحق جاوید

# خانقاهی نظام

# اپنے ہاتھوں دم توڑ رہا ہے

صدیوں پرانے خانقاہی نظام سے بغاوت کا نتیجہ رنگ تو لاتا ہے مگر اس کی محسوسات اپنا تاثر بہت دیر قائم رکھنے سے قاصر رہتی ہیں۔صنم خانوں سے کبھی کبھی حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی پکار اس سسٹم کی تار و پود بکھیرنے لگتی ہے۔کبھی کبھی شرک کے ماحول میں بہار توحید اس خوبصورتی سے اپنا تاثر پھیلاتی ہے۔گویا نیلگوں آسماں پر قوسِ قزح کے رنگ بکھر گئے ہوں۔ایسا ہی ایک عمل گولڑہ سے شروع ہوا اور اس کی بازگشت پورے ملک میں سنی گئی۔جبہ ودستار کی دھجیاں بکھرنے لگیں۔عقیدت واحترام کی خزاں رسیدہ خشک ٹہنیاں تڑ تڑا کر ٹوٹنے لگیں۔جہالت و بدعت کے تارِ عنکبوت کہاں سچائی، صداقت اور کردار کا بوجھ سہار سکتے ہیں؟

ایک بڑے پیر نے چھوٹے چھوٹے پیروں کے چہروں سے نقاب سرکانے شروع کر دیئے۔ کرامات اور شعبدہ بازیوں کا غازہ بدکردار، سیاہ کار اور خطا کار مگر روشن خدوخال سے اترنے لگا۔گولڑہ کی معروف خانقاہ پر مہر علیؒ کے سجادہ نشیں پیر نصیر الدین نصیر نے جامعہ مہریہ نصیریہ کی تقریب سنگ بنیاد سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''فراڈی پیروں، جاہل خطیبوں اور درباری چمچوں نے قوم کو تباہ کر دیا۔یہی لوگ درحقیقت مسلمانوں کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔پیروں کا حکمرانوں سے کام کیا ہے۔نئے ماڈلوں کی بڑی بڑی گاڑیوں اور حکومتوں کے ساتھ ان کے تعلقات نے ان کی سوچوں کو خراب کر دیا ہے۔'' پیر نصیر الدین جو منجھے ہوئے شاعر اور ادیب بھی ہیں نے مزید کہا: ''اللہ کے سوا دنیا کی کوئی طاقت کسی کی کوئی حاجت پوری نہیں کر سکتی ۔جو پیر فقیر لوگوں کی حاجتیں پوری کر سکنے کے دعویدار ہیں وہ قدرت کے کڑے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

انہوں نے کہا کہ میں ایسے فراڈی پیروں کے خلاف جنگ جاری رکھوں گا۔ یہی میرا اور میرے آباؤ اجداد کا مشن ہے۔'' تقریر تو بہت لمبی تھی لیکن اس کے اقتباس آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے ہیں۔

پیر نصیر الدین نے ''سیدھی سیدھی باتیں'' کی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم لوگ بھی یہی باتیں کرتے ہیں مگر اہل جبہ و قبا اسے ترچھی ترچھی باتیں قرار دے کر رب کی مخلوق کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ آئے روز یہ پیر اور مشائخ ایوان صدر اسلام آباد میں کیا لینے جاتے ہیں۔ فقیروں کا شہنشاہوں کے درباروں پر کیا کام۔ سائل اور حاجتمند تو خود اہل اللہ کے پاس جاتا ہے مگر یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ یہ پیر اور مشائخ فوجی حکمرانوں کو اپنا تعاون پیش کرنے کیلئے پہنچے ہوتے ہیں۔ جس طرح سیاسی جماعتیں فوجی حکمرانوں کے ساتھ تعاون کو جمہوریت دشمنی قرار دیتے ہیں اور تعاون کرنے والی جماعت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے یہ طعنے سننے پڑتے ہیں۔ اسی طرح کا عمل ادھر بھی ہونا چاہئے کہ ایسے پیروں کو بھی ہدف تنقید بنانا چاہئے جو ہر وردی والے کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ پگڑیاں، کلے، رومال، ٹوپیاں باندھ کر ایوان صدر جانے والے حکمرانوں کو کیا کہتے ہوں گے؟ یہی ناں! ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ گویا اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ نبی ﷺ کی تم کو اشیرباد حاصل ہے۔ ہمارے لاکھوں مرید تمہارے پکے ووٹ ہیں اور یہ کہ پاکستان بھر کے مزارات میں دفن بابے، قبروں کے مجاور، اندھے عقیدت مند اور کفر و شرک اور بدعات کے عادی تمام مجرم لوگ آپ کے ساتھ تعاون پر فخر حاصل کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے۔ ہم لوگ آپ پر قربان، آپ پوری زندگی اس منصب جلیلہ پر فائز رہیں۔ ہم خادم اور خاکسار بھلا آپ کے کس کام آ سکتے ہیں۔ ہمیں حکم کیجئے، ہم آپ کیلئے ہیں اور آپ کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ جب بھی کوئی اسلامی تحریک آپ کی آمریت کے خلاف اٹھے گی۔ ہم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ ہم اپنے مریدوں کی عظیم تر طاقت کے ساتھ اس کو ناکام بنا کر آپ کو ''خلیفۃ المسلمین'' ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

یہ اور اس طرح کی ملتی جلتی باتیں کر کے، فلیش کیمروں سے تصویریں اتروا کر ٹی وی کیمروں سے فلمیں بنوا کر یہ ایوان صدر سے باہر نکلتے ہوئے اخبارات، ٹی وی پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہیں اور جناب صدر سے مطلوبہ پرمٹ، مراعات، اور جائیدادوں کی الاٹمنٹ لے کر باہر آ جاتے ہیں۔ ہاں! یہ وہی لوگ

ہیں کہ جو ہمیشہ اسلام کی عظیم الشان روایات کو قائم کرنے میں خلل ڈالتے ہیں۔ جو شخصی آمریت کی جڑیں مضبوط کرتے ہیں۔ ملک میں فسطائیت کو فروغ دیتے ہیں۔ اور یہ کہ اسلام کی وہ تصویر سامنے نہیں آنے دیتے جس میں اصل اسلام کی دعوت اجاگر ہو سکے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ابھرا ہوا دکھایا جائے اور سنت رسول مقبول ﷺ کو عزیمت حاصل ہو۔ پیر آف گولڑہ نے جو تصویر اپنی تقریر میں کھینچی ہے وہ درحقیقت وہی ہے جو ہم اور ہمارے اسلاف کھینچتے ہیں۔ خانقاہی نظام درحقیقت اسلام کے خلاف ایک سازش اور خانقاہیت بذات خود اسلام کے مساوی خود ساختہ علاقائی طرز زندگی کا عکاس ہے۔ روحانیت کا لفظ ایک ایسا پردہ ہے کہ جس کے پیچھے وہ سارا کام ہوتا ہے جس کو عام زندگی میں نفرت و کراہت سے دیکھا جاتا ہے تصوف کی یہ صنف بدکاری، بے حیائی، آبروریزی اور بداعتقادی کی ایک ایسی تاریک غار ہے کہ جس میں اترنے والا ہر شخص گم ہو جاتا ہے۔ وہ عقل و خرد سے عاری، بصیرت و بصارت سے محروم، حواس خمسہ سے بے نیاز حتیٰ کہ عزت و شرافت سے تہی دامن ہو جاتا ہے۔ یہ وہی تصوف ہے اور یہ وہی روحانیت ہے کہ جس میں شراب نوشی حلال، جوا بازی، رنڈی بازی، رقص و سرور، مباح اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، توحید، رسالت یہ تمام کے تمام عمل اور نظریات فضول اور بے مقصد دکھائی دیتے ہیں۔ مہینوں تک منہ ہاتھ نہ دھونا، غسل اور وضو نہ کرنا، پاک نہ رہنا، یہ تمام کی تمام چیزیں تصوف کے مراحل ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر ایسی طرز زندگی کے اپنانے سے انہی لوگوں میں غوث، قطب، ابدال اور قلندر پیدا ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ، یہ تمام کے تمام درجے، یہ فقیری، یہ پیری، یہ مرید، یہ فرید، یہ تمام کے تمام ہمارے خود ساختہ ''ٹریڈ مارک'' ہیں ان کو اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر کون اللہ کی قربت حاصل کر سکتا ہے۔ ان گندے، ناپاک اور بدبودار لوگوں کو تو کوئی شریف آدمی اپنے پاس نہیں لگنے دیتا۔ یہ اللہ کی قربت والے کیسے ہو گئے؟ کیا یہ ''ولایت'' ہے؟؟

پیر صاحب گولڑہ شریف نے مزید کہا کہ نئے ماڈل کی لمبی لمبی کاروں پر سوار ہو کر ان پیروں کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ ٹھیک بات کہی ہے۔ اگر یہ اللہ والے ہیں تو انہیں کیا غرض ٹیوٹا کراؤن کی، ان کو کیا تعلق ہنڈا سوک سے اور ان کو کیا ضرورت ہے مرسڈیز بینز اور بی ایم ڈبلیو کی۔ رہنے کو شاندار کوٹھیاں اور ایئر کنڈیشنڈ بنگلے، نذرانے، تھیلیاں اور عقیدت مندوں کے ڈالروں، ریالوں اور یورو کے بلینک چیک، اللہ

نے گویا پیر صاحب کی ہی سنی ہے۔ وہ پیر جن کے ہزاروں اور لاکھوں مرید دو وقت کی روٹی کے محتاج ہیں، صبح روٹی مل گئی تو رات کا فکر، رات کو کھالی تو صبح کا معاملہ تشویش ناک۔ کیا یہ پیر اور مشائخ اپنے مریدوں پر ظلم نہیں ڈھاتے؟ مریدوں کے نظریات کی کیوں تردید نہیں کرتے؟ کیوں نہیں انہیں بتاتے کہ ہم تمہاری مشکلات خود حل کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ جاؤ یہاں سے چلے جاؤ۔ ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ ہم تو خود اللہ کے محتاج ہیں۔ جاؤ اپنی مرادیں، اپنی دعائیں، اپنی حاجات اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ جو تمام جہانوں کا مالک اور روزی رساں ہے۔ جاؤ ہمارے آستانوں پر کچھ نہیں۔ اللہ کے دربار میں جا کر اپنے لئے رحمت، بخشش اور دنیا و آخرت کی فلاح مانگو۔ جاؤ! مزاروں میں کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مساجد ہر وقت کھلی ہیں۔ وہ تمہارے لئے صحیح مقام ہے۔ اپنی غرض اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر مانگو۔ ہم اور آپ سب اسی کے در کے فقیر اور اس کے رحم و کرم پر ہیں۔

لیکن ........ لیکن ........ یہ پیر، یہ مشائخ ایسا نہیں کرتے۔ ایسا نہیں کہتے، ان کا تو دھندا ختم ہو جائے گا۔ ان کے کاروبار ٹھپ ہو جائیں گے۔ ان کی جائیدادیں نیلام ہونا شروع ہو جائیں گی۔ یہ بدستور یہی کہتے رہیں گے۔ آؤ! ہمارے پاس آؤ، ہم اللہ سے چھین کر تمہیں لے دیتے ہیں۔ اگر ہم زندہ لوگ ایسا نہ کر سکے تو یہ ہمارے جو مرے ہوئے ''بابے'' ہیں، یہ مر کر ہم سے بھی زیادہ طاقتور ہیں، یہ اپنے سائل کی ہر مراد پوری کرا دیتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مزاروں اور خانقاہوں پر سوائے شرک کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جہاں شرک و بدعات ہوں وہ مقامات تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کا ہدف بن جاتے ہیں۔ جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اہانت ہو۔ اس کے فرمان کی بغاوت ہو، وہاں رحمت کی بارش نہیں، آگ کا عذاب نازل ہونے کو تیار رہتا ہے۔ مزاروں کے ساتھ اگر تعلیمی ادارے بنائے جائیں اور وہاں طلبہ کو یہ درس دیا جائے کہ یہ خانقاہ تمہاری عاقبت میں کامیابی کی ضمانت ہے تو وہ طلبہ شرک کی کھائیوں میں ڈھلکتے ہی چلے جائیں گے اور یہ وہ مدارس ہیں جہاں سوائے دین محمد ﷺ سے دوری کے اور کوئی درس نہیں دیا جاتا اور ایسے ہی خیالات کی نشاندہی شاعر مشرق نے کی ہے کہ ؎

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ